بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۴۹ ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل ربوہ

یوم سہ شنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily

ALFAZL

RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ | ۲۴ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۲ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲۴ مئی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۱۹

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۳ مئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

یوم خلافت کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب سابق ۲۷ مئی کو "یوم خلافت" کی تقریب منائی جائے گی۔ یہ وہ دن ہے جس میں حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلیفہ اول منتخب ہوئے تھے۔ "یوم خلافت" پر تمام جماعتوں میں جلسے کئے جائیں اور ان میں خلافت کی اہمیت اور خلافت کی برکات بیان کی جائیں۔ اور احباب جماعت کے ذہن نشین کرایا جائے کہ خلافت نبوت کا ایک ضروری تتمہ ہے۔

امراء اور صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ اسے نوٹ فرمالیں۔ چونکہ وقت تھوڑا ہے۔ اس لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کا قیام

کلمۂ اسلام کی اشاعت کے لئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"فضل عمر فاؤنڈیشن تو دراصل اظہار ہے اس محبت کا جو ہمارے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے حضرت المصلح موعود رضی اللہ عنہ کے لئے پیدا کی۔ اور یہ محبت اس لئے پیدا ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رض کو جماعت پر بحیثیت جماعت اور لاکھوں افراد جماعت پر بحیثیت افراد بے شمار احسانات کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ تو خدا تعالیٰ کے حمد و شکر کے طور پر اور اس محبت کے نتیجہ میں جو ہمارے دلوں میں اس پاک وجود کے لئے ہے ہم نے کلمۂ اسلام کی اشاعت کے لئے اس فاؤنڈیشن کو جاری کیا ہے۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر چاہتے ہو کہ تم سے نشانات کا صدور ہو تو اپنے اعمال کو خوارق کے درجہ تک پہنچاؤ

عبادات، اخلاق اور دیگر تمام امور میں خوارق عادت نمونہ دکھلاؤ

"نشانات کس سے صادر ہوتے ہیں؟ جس کے اعمال بجائے خود خوارق کے درجہ تک پہنچ جائیں۔ مثلاً ایک شخص خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کرتا ہے وہ ایسی وفاداری کرے کہ اس کی وفا خارق عادت ہو جائے۔ اس کی محبت، اس کی عبادت خارق عادت ہو، ہر شخص ایثار کر سکتا ہے اور کرتا بھی ہے لیکن اس کا ایثار خارق عادت ہو۔ غرض اس کے اخلاق عبادات، اور سب تعلقات جو خدا تعالیٰ کے ساتھ رکھتا ہے اپنے اندر ایک خارق عادت نمونہ پیدا کریں۔ تو چونکہ خارق عادت کا جواب خارق عادت ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر نشانات ظاہر کرنے لگتا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ اس سے نشانات کا صدور ہو تو اس کو چاہیئے کہ اپنے اعمال کو اس درجہ تک پہنچا لے کہ ان میں خارق عادت نتائج کے جذب کی قوت پیدا ہونے لگے۔

انبیاء علیہم السلام میں یہی ایک نرالی بات ہوتی ہے کہ ان کا اندرونی تعلق اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا شدید ہوتا ہے کہ کسی دوسرے کا ہرگز نہیں ہوتا۔ ان کی عبودیت ایسا رشتہ دکھاتی ہے کہ کسی اور کی عبودیت نہیں دکھا سکتی۔ پس اس کے مقابلہ میں ربوبیت اپنی تجلی اور اظہار بھی اسی حیثیت اور رنگ کا کرتی ہے...

عبودیت پردۂ خفا میں ہوتی ہے۔ لیکن الوہیت جب اپنی تجلی کرتی ہے تو پھر وہ ایک بیّن امر ہو جاتا ہے اور ان تعلقات کا جو ایک سچے مومن اور عبد اور اس کے رب میں ہوتے ہیں۔ خارق عادت نشانات کے ذریعہ ظہور ہوتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کا یہی راز ہے اور چونکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تعلقات اللہ تعالیٰ کے ساتھ کُل انبیاء علیہم السلام سے بڑھے ہوئے تھے۔ اس لئے آپ کے معجزات ہی سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔"

(الحکم ۳۱ مارچ سنہ ۱۹۰۳ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۶۶ء

مذہب اور عقلیت

(۴)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین الا الذین اٰمنوا و عملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون

یعنی ہم نے انسان کو احسن تقویم میں پیدا کیا۔ اور اس میں برائی کی طرف جھکنے کا امکان بھی رکھ دیا۔ یہاں تک کہ وہ پست ترین حالت میں گر سکتا ہے۔ لیکن جو لوگ ایمان لاتے اور اعمال صالحہ بجا لاتے ہیں وہ پستی میں نہیں گرتے بلکہ ان کے لئے ترقی کے اعلیٰ مدارج ہیں جو غیر محدود ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہے کہ حقیقی مذہب کسی جامد چیز کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک غیر محدود تگ و تاز کا سلسلہ ہے جس کو اسلامی زبان میں جہاد کہہ سکتے ہیں۔ ان آیات میں یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ انسان جادۂ مستقیم سے بھٹک کر پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں گر سکتا ہے۔ البتہ اگر وہ ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ بجا لائے تو غیر محدود ترقی کر سکتا ہے۔ سائنسی اور عقلی ترقیاں بھی اس میں شامل ہیں ایک حدیث پاک میں بیان کیا گیا ہے کہ بچہ پیدائش کے وقت مسلمان ہوتا ہے۔ لیکن یہودیوں کے ہاں پرورش پا کر یہودی اور عیسائیوں کے ہاں پرورش پا کر عیسائی بن جاتا ہے۔ اس کا یہ بھی مطلب ہے کہ یہودی اور عیسائی اپنے حقیقی دین پر قائم نہیں رہے کیونکہ حقیقی دین تو اسلام ہی ہے وہ بعد میں رسومات و رواجات کا شکار ہو گئے ہیں۔ اور یہودی اور عیسائی کہلانے لگے ہیں۔ اسلام تو کسی شخصیت کے نام کے ساتھ وابستہ نہیں۔ جب اسلام کامل ہو گیا تو اس کو یہ نام دیا گیا تاکہ رسمی مذاہب سے اس کی شناخت کی جا سکے۔

ڈاکٹر صاحب خود مانتے ہیں کہ

"ہمیں اعتراف ہے کہ ہماری قوت ادراک و فہم خطا کر سکتی ہے۔"
(نگار مارچ اپریل ۱۹۶۶ء صفحہ ۱۰)

پھر آپ لکھتے ہیں:

"ہمیں اس سے انکار نہیں کہ جب تک انسانی دماغ کی بناوٹ ایسی ہی رہے گی جیسی کہ اب ہے تب تک انسانی زندگی کے ڈرامہ میں جذبات اور احساسات ہمیشہ ایک اہم پارٹ ادا کرتے رہیں گے۔ بلاشبہ انسان کے بعض نہایت اعلیٰ اور اشرف کارنامے انہی کے اثرات کی پیداوار ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ قبیح سے قبیح افعال کا مرتکب بھی انہی کے زیر اثر ہوا ہے۔"
(نگار پاکستان مارچ اپریل ۱۹۶۶ء)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"مانا کہ روایتیں اور رسم و رواج کسی عہد کی خوبیوں کو قائم رکھتے ہیں مگر ساتھ ہی اس زمانہ کی خرابیوں اور برائیوں کو بھی ساتھ لاتے ہیں۔ اس لئے قدیم رسم و رواج اور روایات کے بیشتر حصہ کی موجودہ زمانہ میں بہت کم اہمیت رہ گئی ہے۔ کیونکہ انقلابات زمانہ نے انسانی ماحول کو بنیادی طور پر بدل دیا ہے۔ انسان کے شخصی معاشی اور سیاسی تعلقات میں ایک انقلاب عظیم۔ پیدا ہے اس کے علاوہ ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے زمانہ میں علم و سائنس بہت ترقی کر گئی ہے۔ ہمارے آباؤ اجداد کا علمی تجربہ اور موجودہ زمانہ کا وسیع علم دونوں ہمارے پاس ہیں۔ اس لئے آج بدلے ہوئے حالات میں بھی ہر بات میں قدما کے قول کو سند ماننا صحیح نہیں۔ سماج کی صحیح منزل میں ہم اسی حالت میں خدمت کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ماضی کا مطالعہ زمانہ حال کی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے کریں!"
(نگار پاکستان مارچ اپریل ۱۹۶۶ء)

اس سے ثابت ہوا کہ عقل ترقی پذیر ہے۔ آغاز میں عقل طفولیت کی حالت میں تھی لیکن اب زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنی جوانی کو پہونچ گئی ہے۔ تاہم ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں کہ باوجود سائنس میں اتنی ترقی کے کتنا علم ایسا ہے جس تک ابھی انسانی علم کی ہوا تک بھی نہیں پہنچی۔ اس کے باوجود انسان عقلیت میں ترقی کر گیا ہے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسان نے زندگی کی منزل مقصود کو پا لیا ہے؟ کیا وہ جذبات اور احساسات پر پوری طرح قابو پا چکا ہے۔ ہم نے چوری کی مثال سے ثابت کیا تھا کہ عقل کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔ جو اس انسان کو جو چوری کرنے پر تلا ہو روک سکے۔ اور جیسا کہ اوپر کے پہلے حوالے سے ظاہر ہے۔ آج انسان باوجودیکہ علم و سائنس میں انتہائی ترقی کر چکا ہے۔ آج بھی یہ حقیقت بھی طرح قائم ہے کہ انسان جہاں نہایت اعلیٰ اور اشرف کارنامے کر سکتا ہے۔ وہاں قبیح افعال کا بھی مرتکب ہو سکتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ سائنس اور عقلی ترقی نے انسانی جذبات۔ اور احساسات کی ذرا بھی حالت تبدیل نہیں کی۔ جہاں وہ اچھی راہ نمائی میں اچھے کام کر سکتا ہے۔ وہاں وہ اسفل السافلین کے گڑھے میں بھی گر سکتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ قرآن کریم نے بتایا ہے

ان النفس لامارۃ بالسوء

یعنی نفس امارہ برائی کی طرف لے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اگرچہ احسن تقویم میں پیدا کیا ہے۔ مگر اسفل سافلین کے گڑھے میں گرنے کے رجحان کا جو ذکر ہے یہی ہے کہ انسانی نفس پر اگر کوئی قدغن نہ ہو۔ تو وہ برائی کی طرف ہی لے جاتا ہے۔ اس کا علاج نہ سائنس کے پاس ہے اور نہ عقل کے پاس۔

ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں:۔

"اخلاق کا عقلی نظریہ یہ ہے کہ کوئی فعل جتنا سماج اور فرد کے لئے مفید ہے۔ اتنا ہی پر اخلاق ہے۔ با اخلاق وہ ہے جو حتی الامکان ایک منظم سماج کو تشکیل دینے اور بہتر بنانے میں مدد دیتا ہے۔ اور اس فعل سے پرہیز کرتا ہے۔ جسے وہ جانتا ہے کہ اس کے یا سماج کے حق میں نقصان دہ ثابت ہوگا۔"
(نگار پاکستان مارچ اپریل ۱۹۶۶ء)

اس کو کہتے ہیں فریب عقل۔ اگر چوری مکاری اور کذب طرازی کو کوئی فرد یا سماج اپنے لئے مفید سمجھتی ہے تو کیا یہ باتیں اس وجہ سے پر اخلاق بن جائیں گی؟ سوال تو یہی ہے کہ سماج اور فرد کے لئے کیا مفید ہے؟ افادیت کا معیار ایک ہے؟ اور یہ معیار کون مقرر کرتا ہے؟ اس سوال کو حل کرنے کے لئے اس بات کا بھی فیصلہ کرنا پڑے گا۔ کہ معیاری زندگی اور معیاری سماج کیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ سوال یہ ہے کہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اور یہ مقصد کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ایک انسان کی عقل کہتی ہے کہ زندگی کا مقصد جس طرح سے ہو روپیہ حاصل کرو تاکہ تم سماج میں اعلیٰ زندگی گزار سکو۔ اور دوسروں کے سامنے اعلیٰ زندگی کا نمونہ پیش کر سکو۔ دوسرے آدمی کی عقل کہتی ہے کہ سماج کے لئے اپنی جان کی قربانی نہ دو۔ کیونکہ اگر سب لوگ مر گئے تو سماج ہی ختم ہو جائے گا۔ پہلے زمانہ کے سائنسدان کہتے تھے کہ زمین چپٹی ہے اور آسمان ایک ٹھوس خول ہے جس پر چاند سورج اور ستارے جڑے ہوئے ہیں۔ اس خیال کے مطابق ہی تمام کام کئے جاتے تھے۔ مگر اب سائنس کا عقیدہ ہے کہ زمین گول ہے۔ اور یہ نظام شمسی میں ایک سیارہ ہے۔ اور نظام شمسی کہکشاں کا ایک شرارہ ہے۔

اب لوگ اس کے مطابق عمل کرتے ہیں لیکن جیسا کہ ہم نے کہا ہے کائنات کا جو علم آج تک حاصل ہوا ہے۔ وہ اس کے مقابلہ میں جو حاصل نہیں ہوا ایک نقطے کی مثال بھی نہیں رکھتا۔ جب علم اور سائنس کی یہ حالت ہے تو وہ اخلاق کا معیار کس طرح بن سکتے ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ عقل اور سائنس بے کار ہیں۔ عقل اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے لیکن زندگی کا عقدہ حل کرنے کے لئے یہ کوئی معیار ہمارے سامنے نہیں رکھ سکتی۔ ظاہر ہے کہ جو خود ہر وقت بدلتی

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

فضائل القرآن

حضرت سلیمان علیہ السلام وادیٔ النمل میں

(محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

اللہ تعالیٰ نے سورۃ النمل میں فرمایا:-

"یہاں تک کہ جب (حضرت سلیمان اور اُن کے لشکر) وادی نملہ میں پہنچے تو ایک نملہ نے کہا کہ اے نملیو! اپنے اپنے گھروں میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ سلیمان اور اس کے لشکر (تمہارے حالات کو) نہ جانتے ہوئے تمہیں توڑ مروڑ کر رکھ دیں۔ پس سلیمان اس کی بات سُنکر ہنس پڑا۔ اور کہا اے میرے رب مجھے توفیق دے کہ تیری نعمت کا جو تُونے مجھ پر اور میرے والدین پر کی ہے شکریہ ادا کرسکوں۔ اور ایسا مناسب عمل کروں جسے تو پسند فرمائے۔ اور اے خدا اپنے رحم کے ساتھ تو مجھے اپنے بزرگ بندوں میں داخل کر۔"

بنی اسرائیل کی روایات میں یہ قصہ یوں ہے کہ حضرت سلیمان اپنے قالین پر اُڑے جا رہے تھے۔ دل میں فخر کر رہے تھے کہ میری عظمت اور حکمت کو کوئی شخص نہیں پہنچ سکتا۔ جب ایک وادی سے گزرے جس میں چیونٹیاں بہت تھیں تو انہوں نے سُنا کہ ایک چیونٹی پکار کر کہہ رہی ہے کہ اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ ورنہ سلیمان کے لشکر تمہیں کچل ڈالیں گے۔ اس پر حضرت سلیمان نے اس چیونٹی کے سامنے بڑے تکبر کا اظہار کیا۔ جواب میں اس چیونٹی نے ان سے کہا کہ تمہاری حقیقت کیا ہے۔ ایک حقیر بوند سے تو تم پیدا ہوئے یہ سُنکر حضرت سلیمان شرمندہ ہو گئے۔ (جیوش انسائیکلو پیڈیا جلد ۱۱ صفحہ ۴۴۰)

قرآن حکیم اہل کتاب کے اختلافات میں حکم بن کر آیا لیکن افسوس کہ ہمارے مفسرین نے اسرائیلیات سے قرآن کا دامن بھر دیا۔ قرآن کریم کو جن روایات کی اصلاح۔ ترمیم یا تردید مقصود تھی وہی روایات من و عن تفاسیر کی زینت بن گئیں۔ قرآن حکیم کے اسلوبِ بیان سے ظاہر ہے کہ یہاں نملہ سے مراد نملہ قوم ہے نہ کہ چیونٹیاں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"یہاں اللہ تعالیٰ نے جتنے صیغے استعمال کئے ہیں سب وہ ہیں جو ذوی العقول کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً اُدْخُلُوْا کا لفظ آیا ہے حالانکہ چیونٹیوں کے لحاظ سے اُدْخُلْنَ کا لفظ آنا چاہیئے تھا۔ اسی طرح لَا يَحْطِمَنَّكُمْ میں كُمْ کا لفظ آتا ہے حالانکہ كُنَّ کا لفظ آنا چاہیئے تھا پس قرآن مجید کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ کوئی انسان تھے جن کے لئے كُمْ اور اُدْخُلُوْا وغیرہ الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔"

پھر فرمایا:-

"دوسری چیز یہ دیکھنے والی ہے کہ یہاں حَطِمَ کا لفظ آتا ہے اور حطم کے معنی ہوتے ہیں توڑنے اور غصہ سے حملہ کرنے کے...... کیا حضرت سلیمان سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ چیونٹیوں پر حملہ کرنے لگ جائیں گے۔"

اسی تسلسل میں فرمایا:-

"باقی رہا وادِ النّمل کے الفاظ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ تاج العروس جو لغت کی مشہور کتاب ہے اس میں لکھا ہے کہ شام کے ملک میں جبرین اور عسقلان کے درمیان ایک علاقہ ہے جسے وادی النمل کہا جاتا ہے۔ عسقلان کے متعلق تقویم البلدان صفحہ ۲۳۸ پر لکھا ہے کہ عسقلان ساحل سمندر کے بڑے بڑے شہروں میں سے ایک شہر تھا۔ جو غزہ سے بارہ میل اوپر شمال کی طرف واقع ہے اب رہ گیا نملہ۔ سو قاموس میں البرق کے ماتحت لکھا ہے:- والابراقۃ من میاہ النّملۃ یعنی ابرقہ ایک وادی ہے جہاں نملہ قوم کے چشمے ہیں۔ غرض نملہ قوم بھی مل گئی۔ وادی النمل کا بھی پتہ لگ گیا۔ اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ یہ علاقہ شام میں حضرت سلیمان علیہ السلام کے علاقہ کے نزدیک تھا۔ ان علاقوں میں حضرت سلیمان کے وقت عرب اور مدین کے قبائل بہت بستے تھے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی اس تحقیق کی تائید میں مزید تاریخی شواہد بھی ملتے ہیں۔ بعض باتیں درج ذیل ہیں:-

وادی النمل کا محلِ وقوع

وادیٔ نمل کس جگہ واقع ہے؟ مؤرخین کی زیادہ تر رائے اس طرف ہے کہ عسقلان کے قریب ہے۔ تاج العروس کا حوالہ اوپر گزر چکا ہے۔ ابن بطوطہ نے بھی یہی لکھا ہے:-

"عسقلان کے باہر ایک مقام ہے جس کو وادی نمل کہتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کا مقولہ ہے کہ یہی وادی نمل ہے جس کا قرآن شریف میں ذکر ہے۔"

(سفرنامہ ابن بطوطہ جلد اوّل صفحہ ۵۹ اردو ترجمہ)

یاقوت حموی سے منقول ہے کہ بیت جبرین و عسقلان کے درمیان یہ وادی ہے۔

(معجم البلدان جلد ۸ صفحہ ۳۲۷)

اس وادی کو نملہ کیوں کہا گیا۔ عبرانی میں نمل کے معنی کاٹنے کے ہیں چنانچہ تورات میں ختنہ کے لئے بھی یہی رُوٹ استعمال ہوا ہے۔

(پیدائش ۱۷/۲۶-۲۷)

عبرانی میں چیونٹی کو نملہ کہا گیا۔ کیونکہ وہ زمین کاٹ کاٹ کر بل بناتی ہے۔ (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو عبرانی کالدی ڈکشنری زیر لفظ نمل) یہ عجیب بات ہے کہ جبرین کے قریب جہاں نملہ قوم کا مسکن تھا وہاں شہد کے چھتّے کی طرح غاریں ملی ہیں جو کہ نرم چونے کی چٹانوں کو کاٹ کاٹ کر بنائی گئیں۔ یہ غاریں نملہ قوم کا مسکن تھا۔ انہی بیشمار بلّوں کی وجہ سے اس قوم کو نملہ کہا گیا۔

جغرافیہ بائیبل میں لکھا ہے:-

"فلسطین کے نشیبی علاقہ کو سفلیہ کہتے ہیں۔ اس علاقہ کی پہاڑیاں جو لائم سٹون (چونہ کا پتھر) کی بنی ہیں شہد کے چھتوں کی طرح غاروں سے جو کم و بیش انسانی ہاتھوں سے بنی ہیں بھری پڑی ہیں۔ یہ تمام چیزیں اس خطہ کی بوقلمون تواریخ کی شاہد ہیں۔ جب رُومی بادشاہوں کے تحت خوفناک ایذارسانیاں شروع ہوئیں تو بہت سے مسیحیوں نے انہی غاروں میں پناہ لی جو علاقہ ان غاروں کے لئے مشہور ہے وہ جنوب میں بیت جبرین کے قریب واقعہ ہے۔"

جارج ایڈم سمتھ لکھتے ہیں:-

"بیت جبرین کے جوار میں ایسی غاریں ہیں جن کے بیچ حجروں۔ کمروں ستون دار دالانوں میں جو سیڑھیوں اور بڑے بڑے راستوں سے آراستہ ہیں گھنٹوں اِدھر اُدھر پھر سکتے ہیں۔"

(جغرافیہ بائیبل از یوحنا خاں صفحہ ۳۴۳-۳۴۴)

پیکس کومنٹری میں لکھا ہے:-

"علاقہ سفلیہ اپنے غاروں کیلئے قابلِ توجہ ہے۔ خصوصاً جو غاریں بیتِ جبرین کے قرب و جوار میں ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ غار زمانہ قدیم کی جنگوں میں مخفی پناہ گاہوں کا کام دیتی تھیں۔ اسی علاقہ میں آدولام کا نغاره ہے جہاں داؤد (اپنے چارصد مصاحبوں کے ہمراہ) پناہ گزیں ہوئے تھے۔ اور اس علاقہ کی مغربی سرحد پر جزرد کا شہر تھا جسے حضرت سلیمان نے بنوایا۔"

(صفحہ ۳۱)

ایلمر مولڈ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:-

"یروشلم کے جنوب مغرب میں جبرین کا مشہور علاقہ ہے اس کے قرب وجوار میں مختلف طول و عرض کے غاروں کا ایک پیچیدہ جال بچھا ہوا ہے۔ یہ غاریں اچھی خاصی بھول بھلیاں ہیں۔ بیت جبرین کے معنی جنات کے گھر کے ہیں فلسطین کی ایک دیو ہیکل قوم جس کو بائیبل میں نیفلیم، عناقیم اور ریفائیم کہا گیا ہے اس کا بسیرا انہی غاروں میں

تھا۔ ان غاروں میں سے ایک غار ۴۰۰ فٹ لمبی اور ۴۰ فٹ اونچی ہے۔ ایک دوسری غار کے کم و بیش ساٹھ حجرے ہیں۔ دیواروں پر اس قسم کے نشانات پائے گئے ہیں جن سے ماہرینِ آثارِ قدیمہ نے اندازہ لگایا ہے کہ یہ حجرے دھات کے اوزاروں سے کھودے گئے۔ ظاہر ہے کہ ریفائیم کا زمانہ دورِ حجر اور کانسی کے دور کے سنگم پر ہے۔[1]

البیر مولڈ نے یہاں ثابت کیا ہے کہ بیتِ جبرین کے غار اس دیو ہیکل نسل کے ہیں جن کو تورات میں نیفیلسم، ریفائیم اور عناقیم کہا گیا۔

توریت میں نیفیلسم کے متعلق ہے:۔

"یہی قدیم زمانہ کے جبّار ہیں جو بڑے نامور ہوئے ہیں۔
(پیدائش $\frac{6}{5}$)

پھر لکھا ہے:۔

"ارض کنعان میں جتنے آدمی ہم نے دیکھے وہ سب بڑے قد آور ہیں۔ ہم نے وہاں بنی عناق کو بھی دیکھا جو جبّار ہیں اور جبّاروں (یعنی ریفائیم) کی نسل سے ہیں۔ ہم تو ان کے سامنے ایسے تھے جیسے ٹڈے ہوتے ہیں۔ (گنتی $\frac{13}{13}$)

انہی جبّاروں کی نسل کی وجہ سے اس علاقہ کو بیتِ جبرین کہا گیا۔ یعنی جبّاروں کا گھر۔ نفیلیم کے نیچے عبرانی کالڈی ڈکشنری میں لکھا ہے کہ "اس نام کے معنی بہت غیر یقینی ہیں۔ بعض نے ف کی جگہ ب پڑھ کر نبی لیم کی صورت میں معنی کرنے کی سعی کی ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں۔" پیکس کونسٹری میں بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ عبرانی کی رو سے اس نام کے معنی مشتبہ ہیں۔" اس اشتباہ کو دور کرنے کے لئے نفلیم کو نبی لیم پڑھا گیا۔ اگر ہم نفلیم اور نمیلیم پڑھیں تو مشکل حل ہو جاتی ہے۔ عبرانی میں حرف فے کا حرف میم سے تبادلہ ایک مسلم امر ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عبرانی کے قدیم رسم الخط میں فے اور میم میں معمولی فرق ہے۔ اگر ف کی جگہ م پڑھا جائے تو نملیم بن جائے گا جس کے معنی چیونٹیوں کے ہیں۔ امثال $\frac{30}{25}$ میں چیونٹیوں کو نملیم کہا گیا۔ تورات میں نفلیم کا لفظ "ن ف ل ی م" کی صورت میں ہے۔ اور نملیم کا تلفظ "ن م ل ی م" ہے۔

1- Essentials of Bible History by Mould P. 39

ظاہر ہے کہ حرف م اور ف کے ابدال کی وجہ سے معنی مشتبہ ہو گئے۔ اصل لفظ نملیم ہے۔ اس پر قرینہ یہ ہے بیتِ جبرین کے پاس وادی نملہ ہے لیکن نفیلیم کا ثبوت نہیں ملتا۔ عبرانی میں نمل کے معنی کاٹنے کے ہیں۔ بیتِ جبرین کے جوار میں شہد کے چھتوں کی طرح وہ غاریں ہیں جو کہ نملہ قوم نے زمین کاٹ کر بنائیں۔ ان غاروں میں خطرہ کے وقت لوگ چھپ جاتے۔

سموئیل $\frac{14}{11}$ میں لکھا ہے:۔

"فلستی کہنے لگے دیکھو یہ عبرانی ان سوراخوں میں سے جہاں وہ چھپ گئے تھے باہر نکل آتے ہیں۔"

صحیفہ ایوب میں لکھا ہے:۔

ان کو وادیوں کے شگافوں میں اور غاروں اور زمین کے بھٹوں میں رہنا پڑتا ہے۔ ($\frac{30}{6-5}$)

فلسطین کے پہاڑ اس قسم کے قدرتی غاروں سے پٹے پڑے ہیں لیکن بیتِ جبرین کے غار ایک دیو ہیکل قوم نے کھود کھود کر بنائے اس لئے ان کو نملیم کہا گیا۔

اب یہ امر وضاحت طلب ہے کہ حضرت سلیمان بیتِ جبرین یا وادی النمل میں آئے تھے یا نہیں۔ کتاب سلاطین سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ علاقہ حضرت سلیمانؑ کی مہمات کے لئے رزم گاہ تھا۔ بیتِ جبرین کے شمال میں جزر کا شہر ہے جو حضرت سلیمانؑ کی اس بیوی کو جہیز میں ملا۔ جو فرعونِ مصر کی بیٹی تھی۔ فرعونِ مصر نے اس شہر پر قبضہ کر کے اسے بالکل جلا دیا تھا۔ حضرت سلیمان نے اسے دوبارہ بنایا جنوب میں تمر تک آپ نے قلعے تعمیر کئے۔

(سلاطین $\frac{9}{18}$ حزقی ایل $\frac{47}{19}$)

ایڈم سمتھ اپنے جغرافیہ بائیبل میں لکھتے ہیں کہ بیتِ جبرین کا غاروں والا علاقہ بہت پرانی رزم گاہ ہے۔ ابتداً یہاں حوری قوم جسے تورات میں "غاروں میں رہنے والے" کہا گیا بسے ہوئے تھے حضرت داؤد علیہ السلام نے اسی علاقہ کو مستقر بنایا اور یہود یہ پر دوبارہ قابض ہوئے۔ ادومی قوم نے بھی اس علاقہ کو قلعہ بند کیا۔ ابتدائی عیسائی اس علاقہ کے غاروں میں پناہ گزیں ہوئے۔ صلیبی جنگیں یہاں لڑی گئیں۔ اس علاقہ کی اہمیت کے پیشِ نظر حضرت سلیمان علیہ السلام اسے نظرانداز نہیں کر سکتے تھے۔ آپ اور آپ کے ذیشان والد نے اس علاقہ کی طرف خاص توجہ دی یہاں کے لوگ آپ کے مطیع و منقاد ہو گئے حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس انعام خداوندی کا ذکر بایں الفاظ کیا ہے:۔

رَبِّ اَوْزِعْنِیْٓ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ۔

درخواستِ دعا خاص

(محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

خاکسار کی اہلیہ محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو آج (۲۲ر مئی) رات تین بجے دردِ پتہ کا دورہ شروع ہوا جو سوا چار بجے تک رہا۔ اس دفعہ دورے کی شدت میں پہلے دوروں کی نسبت کمی رہی۔ نو بجے تک ہلکا درد اور بوجھ رہا مگر نو بجے پھر درد کا دورہ ہوا جو ساڑھے گیارہ بجے تک رہا۔ اس کے بعد سے ہلکا ہلکا درد اٹھتا ہے اور بوجھ ہے۔

ایک ماہ سے محمودہ بیگم کو درد کے دورے جلد جلد ہونے لگے ہیں جو خاکسار کے لئے ازحد باعثِ فکر ہیں۔ لہذا خاکسار تمام بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں نہایت عاجزی سے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ وہ بہت التزام کے ساتھ خاص طور پر دعائیں فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ جو شافیٔ مطلق ہے اپنے خاص فضل سے محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کو کامل و عاجل شفاء عطا فرماوے اور اچھی صحت والی زندگی عطا فرماوے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

خاکسار ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے لئے جو محمودہ بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں فرماتے ہیں التزام کے ساتھ دعائیں کر رہا ہے۔ وما توفیقنا الا باللّٰہ۔

والسلام خاکسار
آپ کی دعاؤں کا محتاج
مرزا منور احمد

ذوقِ حضور!

وہ چند ثانیے وہ زیارت حضور کی
حسرت نکل سکی نہ دلِ ناصبور کی

آیا ہے تذکرہ ترے حُسن و جمال کا
جب بھی چلی ہے بات تجلّیِ طور کی

پیرِ مغاں کے ہاتھ کی صہبا حلال ہے
واعظ قسم ہے مجھ کو شرابِ طہور کی

تازہ بہار باغِ محمدؐ میں آئے گی
"اُڑتی سی اِک خبر ہے زبانی طیور کی"

ذرّے بھی ہم سخن تھے ستارے بھی ہم کلام
کتنی عجیب رات تھی ذوقِ حضور کی

مت پوچھ کیا تھے مرحلے ناز و نیاز کے
مت پوچھ کیا تھیں منزلیں سوز و سرور کی

رحمت نے عاجزی کو ہم آغوش کر لیا
مت پوچھ انتہا مرے ناز و غرور کی

سعید احمد اعجاز

راولپنڈی میں کامیاب سہ روزہ تبلیغی نمائش

تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک

مورخہ ۱۵ مئی سے ۱۷ مئی تک مسجد نور راولپنڈی کے لائبریری ہال میں تحریک جدید کی طرف سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام سے متعلق ایک کامیاب اور مؤثر تبلیغی نمائش منعقد کی گئی اس نمائش میں تحریک جدید کی طرف سے متعدد زبانوں میں شائع کردہ قرآن کریم کے تراجم اور دوسرے اسلامی لٹریچر کے علاوہ بیرونی ممالک میں تعمیر شدہ مساجد۔ مدارس اور مشن ہاؤسز کی تصاویر تھیں۔ اسی طرح بیرونی ممالک میں اشاعت اسلام کا مقدس فریضہ ادا کرنے والے مجاہدین اور مختلف جماعتی تقریبات کی تصاویر پر نہایت عمدگی سے دیدہ زیب تھیں علاوہ ازیں مختلف خوبصورت چارٹوں اور جدولوں کے ذریعہ سلسلہ کے نظام تحریک جدید کے مطالبات اور مساعی اور سیدنا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد ارشادات سے احباب کو آگاہ کیا گیا۔

الحمدللہ کہ اس نمائش کا بہت اچھا اثر محسوس کیا گیا۔ تین ہزار سے زائد اصحاب نے اس سے استفادہ کیا۔ اور تصاویر وغیرہ کو دیکھا۔ آخری دن کا زیادہ حصہ مستورات کے لئے وقف تھا۔ چنانچہ علاوہ احمدی خواتین کے غیر از جماعت خواتین کی بھی ایک کثیر تعداد آئی۔ ایک مقامی گرلز سکول کی ہائی کلاسز کی تمام طالبات بھی نمائش دیکھنے کے لئے تشریف لائیں نمائش میں آنے والے متعدد احباب نے وزیٹرز بک پر اپنے بہت اچھے تاثرات کا اظہار کیا۔ خصوصاً غیر از جماعت دوستوں نے جماعت کی تبلیغی مساعی کی تعریف کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

اس موقعہ پر نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے شائع ہونے والا لٹریچر بھی عام تقسیم کی غرض سے رکھا گیا تھا۔ چنانچہ دو ہزار سے زائد پمفلٹ تقسیم ہوئے اور کئی احباب نے مزید لٹریچر بھجوانے کے لئے اپنے پتہ جات نوٹ کروائے۔

نمائش کا افتتاح اور اختتام دعا کے ذریعہ ہوا۔ آخری تقریب میں نمائش کے جملہ منتظمین اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا گیا اور چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی اس نمائش کا انتظام وکالت مال تحریک جدید کی طرف سے کیا گیا تھا۔ اور علاوہ مقامی کارکنوں کے مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب انسپکٹر تحریک جدید نے بہت مستعدی اور محنت کے ساتھ جملہ انتظامات کی تکمیل کی۔ اور نمائش کو کامیاب بنایا جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

خاکسار محمد شفیع اشرف
مربی سلسلہ احمدیہ
مقیم راولپنڈی

(بقیہ لیڈر صفحہ ۲)

رہتی ہے وہ کوئی پرسکون معاشرہ کس طرح قائم کر سکتی ہے اور فرد اور سماج کے لئے اخلاق کا معیار کس طرح قائم کر سکتی ہے اور کس طرح بتا سکتی ہے کہ فرد اور سماج کے لئے کیا مفید ہے طب کو ہی لے لیجئے ایک دوا جو تمام حکماء کے نزدیک بھی انسانی صحت کے لئے مفید تھی آج نئی دریافت سے اس کو صحت کے لئے ضرر رساں ثابت کر دیا گیا ہے اور اس کے برعکس جو ضرر رساں تھی اس کو مفید ثابت کر دیا ہے۔ پھپھوندی جو پہلے ضرر رساں سمجھی جاتی تھی آج اسی سے پنسلین بنائی جاتی ہے جو جراثیم کش دوا ہے۔ مگر پھر اب بعض سائنسدانوں نے ثابت کیا ہے کہ پنسلین اپنی تاثیر کھو رہی ہے۔ کیونکہ جراثیم نے اسکے خلاف قوت مدافعت بڑھا لی ہے۔ اس لئے یہ دوا بھی اب ناکارہ ہو چکی ہے۔ الغرض عقل اور سائنس جن کو خود کوئی قرار حاصل نہیں انسانی اخلاق کا معیار کس طرح قائم کر سکتے ہیں۔ فرد اور سماج کے اخلاق کے لئے کس طرح مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ سائنس اور عقل بھی اپنی چیزوں میں سے ہیں۔ جن کا اچھا استعمال کیا جائے تو اچھی ہیں اور برا استعمال کیا جائے تو بری ہیں۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا مشکل نہیں کہ اچھے برے کا معیار عقل اور سائنس قائم نہیں کرتے بلکہ کوئی اور قوت ہے جو یہ معیار قائم کرتی ہے اور قوت اللہ تعالیٰ کے الفاظ میں یہ ہے کہ

الا الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت فلھم اجر غیر ممنون

یعنی ایمان بالغیب ایمان بالرسالت اور ایقان بالآخرت اعمال صالح ہی فرد اور سماج کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں۔ ایمان اور اعمال صالحہ کا چولی دامن کا ساتھ ہے نہ ایمان مفید ہے اور نہ نرے اعمال ہی مفید ہیں۔ اور نہ بغیر ایمان کے اعمال صالح پیدا ہو سکتے اور نشوونما پا سکتے ہیں۔ اور یہی مذہب ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایشیا کے ہزارہا رسائل میں سے وہ کونسا واحد رسالہ ہے جو دنیا کے تین صد ممتاز ترین رسائل میں سے ایک قرار پایا ہے۔
ریویو آف ریلیجنز - ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ٹنڈر نوٹس

چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ایمپریس روڈ لاہور کو مندرجہ ذیل ٹنڈروں کے سلسلے میں کوٹیشنیں مطلوب ہیں

نمبر شمار	ٹنڈر نمبر، سامان کی مختصر نوعیت اور تعداد	ٹنڈر فارم کی قیمت جس میں ڈاک کا خرچ بھی شامل ہے (ناقابل واپسی)	تاریخ فروخت	وصولی کی تاریخ اور وقت	کھلنے کی تاریخ اور وقت
۱	۲	۳	۴	۵	۶
۱	P7/105-C/4-64 نرم فولاد کے اینگلز اور چینلز = ۳۴۲ ہنڈرڈ ویٹ	۱۰/- روپے	۱۹/۵/۶۶ تا ۱۱/۶/۶۶	۱۳/۶/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۳/۶/۶۶ ۸½ بجے صبح
۲	P2/177/5-66 پیلر الیکٹرک انٹر کیرج = ۶۹۰ عدد	۱۰/- روپے	۲۱/۵/۶۶ تا ۱۳/۶/۶۶	۱۴/۶/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۴/۶/۶۶ ۸½ بجے صبح
۳	P2/328-A/5-65 ٹرین لائیٹنگ اکوپمنٹ (۲ مدات)	۱۰/- روپے	۲۱/۵/۶۶ تا ۱۴/۶/۶۶	۱۵/۶/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۵/۶/۶۶ ۸½ بجے صبح
۴	P5/327-A/1-64 فیرو مولیبڈینم = ۲۰ ہنڈرڈ ویٹ	۱۰/- روپے	۱۹/۵/۶۶ تا ۱۵/۶/۶۶	۱۶/۶/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۶/۶/۶۶ ۸½ بجے صبح
۵	P3/20/3-66 مختلف اقسام کے لیمپ = ۵۰۴۴ عدد	۱۰/- روپے	۲۳/۵/۶۶ تا ۱۵/۶/۶۶	۱۶/۶/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۶/۶/۶۶ ۸½ بجے صبح
۶	P1D/26-D/3-65 متفرق قسم کا پرنٹنگ پیپر (۹ مدات) = ۱۴۴ ارم ۱۹۰ ٹن - ۲۷۷ پونڈ	۲۵/- روپے	۲۱/۵/۶۶ تا ۱۶/۶/۶۶	۱۸/۶/۶۶ ۸ بجے صبح	۱۸/۶/۶۶ ۸½ بجے صبح

۲۔ ڈرائینگز / سپیسیفیکیشنز اگر درکار ہوں بقیمت ۔/۶ روپے اور ۔/۱۲ روپے برائے آئیٹم ۲ اور ۵ بالترتیب بذریعہ درخواست دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز سے حاصل کر سکتے ہیں
۳۔ ٹنڈر فارم (ناقابل منتقلی) دفتر چیف کنٹرولر آف پرچیز پی ڈبلیو ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس ایمپریس روڈ لاہور سے دفتر ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف پرچیز (اسٹیشن) پی ڈبلیو ریلوے کراچی چھاؤنی سے جمعہ کے سوا تمام دفتری ایام میں صبح ۹ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مندرجہ بالا قیمت نقد ادا کر کے یا منی آرڈر بھیجکر حاصل کر سکتے ہیں پوسٹل آرڈر۔ چیک۔ بینک ڈرافٹ۔ گارنٹی بانڈ۔ بینک ڈیپازٹ رسیدیں اور نیشنل سیونگ سرٹیفکیٹ مذکورہ ٹنڈر فارموں کی قیمت کے طور پر قبول نہیں کئے جائینگے۔
پبلش کنندگان صرف انہی ٹنڈر فارموں پر قبول کیا جائیں گی ۔۔۔ ٹنڈر ان ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے جو حاضر ہونا چاہینگے
INF(L)-1236

درخواستہائے دعا

۱۔ مکرم عطاء الرحمٰن صاحب ابن محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل کی دو لڑکیاں بعارضہ بخار بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

۲۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم صاحب آجکل بعض کاروباری پریشانیوں سے نجات کے لئے احباب سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ احباب دردِ دل سے دعا فرماویں۔

(محمد نواز)

امتحان اطفال کیلئے ضروری ہدایات

مربی صاحبان مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھیں

۱ - یہ امتحان ۲۷ مئی بروز جمعہ ہوگا۔ مناسب وقت کا فیصلہ مربی صاحب خود کرلیں مقررہ وقت سے پہلے پرچے ہرگز نہ لکھوائے جائیں۔

۲ - ہر طفل ایک وقت میں ایک ہی امتحان میں شامل ہو سکتا ہے۔ استثنائی حالات میں مربی صاحب کسی طفل کو اس کی قابلیت کی بناء پر بیک وقت دو امتحان دینے کی اجازت دے سکتے ہیں۔ لیکن مرکز کو اسکی اطلاع ضرور کریں۔

۳ - اگر امتحانی پرچوں کی تعداد کم ہو جائے تو باقی امیدواران کو پرچہ لکھوا دیا جائے تا کہ کوئی طفل امتحان سے محروم نہ رہ جائے۔

۴ - ہر جوابی پرچہ پر مربی یا امتحان کے مقامی نگران صاحب کے تصدیقی دستخط ہونے ضروری ہیں بغیر دستخط والا پرچہ مسترد کیا جا سکتا ہے۔

۵ - جوابی پرچہ جات جلد از جلد مرکز کو بھجوا دیں۔

۶ - مربی صاحبان مندرجہ ذیل ہدایات امتحان شروع ہونے سے پہلے امیدواران کو پڑھ کر سنا دیں۔

(ا) - سوالات کے پرچے امیدواران اپنے پاس رکھ سکیں گے۔ جواب علیحدہ کاغذ پر نمبروار تحریر کریں۔

ب - جوابی پرچہ پر ہر طفل اپنا رول نمبر۔ نام۔ عمر۔ ولدیت اور پتہ خوشخط کر کے لکھے

ج - جوابی پرچہ پر صاف صاف لکھنے کی کوشش کریں۔ اور مناسب حاشیہ چھوڑ دیں۔

د - امتحانی پرچوں میں بعض سوالات ایسے ہیں۔ جن پر اطفال نے صرف خانہ پری کرنی ہے۔ جوابی پرچہ میں ایسے سوالات کا نمبر درج کر کے صرف مطلوبہ لفظ یا ہندسہ ہی لکھنا کافی ہوگا۔ پورا فقرہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(ناظم امتحانات اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تیرھویں مرکزی تربیتی کلاس

تیرھویں مرکزی کلاس انشاء اللہ العزیز ۳ جون بروز جمعۃ المبارک سے شروع ہو کر ۱۸ جون بروز ہفتہ تک ربوہ میں جاری رہے گی۔ جملہ قائدین مجلس خدام الاحمدیہ سے درخواست ہے کہ وہ اس کے لئے ابھی سے خدام کو تیار کریں ہر مجلس کی طرف سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور تشریف لائے۔ نمائندہ کے انتخاب میں اس امر کو مدنظر رکھا جائے کہ وہ خادم اس کلاس سے صحیح رنگ میں استفادہ کرنے کی اہلیت رکھتا ہو اور پوری طرح دلچسپی سے اور واپس جا کر اپنی مجلس میں تعلیم و تربیت کا کام بھی سرانجام دے سکے

ایسے خدام جو میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں اپنے امتحان سے فراغت کے بعد اس کلاس میں ضرور شریک ہوں۔ یہ امر خاص طور پر نوٹ فرمالیں کہ کلاس میں شامل ہونے والا ہر خادم قرآن کریم کے علاوہ تین کا پیان اور نصاب سے متعلقہ کتب اپنے ہمراہ ضرور لائے۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

برائے ناصرات الاحمدیہ کیلئے

ناصرات کا امتحان ۲۹ مئی بروز اتوار ہو رہا ہے۔ ایک ہفتہ قبل تک پرچے بھیج دئے جائیں گے۔ سب لجنات کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو ۱۰۰ فی صدی اس امتحان میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

امتحان کا نصاب چھوٹے گروپ کے لئے کامیابی کی راہیں اور بڑے گروپ کے لئے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود مقرر ہے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میری پھوپھی صاحبہ اہلیہ عبد الصمد صاحب کا ٹھگڑی کئی دنوں سے بیمار ہیں اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد صفدر کریامی۔ ربوہ)

پردۂ خواتین سے متعلق رپورٹیں ہنوز بھجوائی جائیں

قابل توجہ امراء و صدر صاحبان

صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۵ غ م کی تعمیل میں نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے تمام جماعتوں کو سوالنامہ بھجوایا گیا تھا۔ اور اس میں دریافت کیا گیا تھا کہ

"وضع طور پر رپورٹ کی جائے کہ کوئی باتنخواہ یا آنریری کارکن سلسلہ ایسا تو نہیں جس کی بچی یا بچیاں بے پردہ ہوں"

چنانچہ نظارت ہذا کی الفضل اور خط و کتابت کے ذریعہ یاد دہانیوں کے نتیجہ میں جو رپورٹس موصول ہوئیں انکی صدر انجمن کے سامنے رپورٹ رکھی گئی۔ رپورٹ پیش ہونے پر صدر انجمن احمدیہ نے اپنے انفارمل اجلاس ۲۹/۱۰/۶۴ - ۱۹۰ میں فیصلہ فرمایا۔

"اطلاع ہوئی۔ دو ماہ بعد پھر رپورٹ پیش کی جائے"

چنانچہ صدر انجمن احمدیہ کی ہدایت پر نظارت ہذا نے زیر عنوان

"قابل توجہ جماعتہائے احمدیہ پاکستان"

جماعتوں کو توجہ دلائی اور لکھا کہ وہ ماہ دسمبر ۱۰ مارچ ۶۶ء تک جماعتیں رپورٹ بھجوا کر ممنون فرما دیں (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۶۶ء) پھر الفضل ۳ مارچ ۶۶ء کے ذریعہ یاددہانی کرائی۔ مگر اس بارہ میں جماعتوں نے رپورٹ بھجوانے میں کوئی مستعدی نہیں دکھلائی۔ اور رپورٹ نہیں بھجوائی۔ نظارت ہذا اس اعلان کے ذریعہ سب جماعتوں کے امراء اور صدر صاحبان سے درخواست کرتی ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۳۵ میں درج شدہ سوال کے مطابق جلد رپورٹیں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

حصہ آمد کے موصی احباب
فارم اصل آمد پُر کر کے فوری واپس بھجوائیں

حصہ آمد کے موصی احباب اور خواتین سے ان کی گذشتہ سال یکم مئی ۶۵ء تا ۳۰ اپریل ۱۹۶۶ء کی آمد معلوم کرنے کے لئے فارم اصل آمد بھجوائے جا رہے ہیں۔ جن احباب کے فارم پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے ابھی تک پر کر کے واپس نہ کئے ہوں مہربانی کر کے وہ پُر کر کے واپس فرمائیں۔

یہ امر نہیں بھولنا چاہیئے کہ حصہ آمد کے موصی احباب کے حسابات کی تکمیل کا انحصار ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے پر ہے۔ احباب ان فارموں کو پُر کر کے واپس کرنے میں جس قدر تاخیر کریں گے۔ اسی قدر دیر سالانہ حسابات ان کی خدمت میں بھجوانے میں ہوگی۔

جن احباب کی طرف سے پندرہ دن تک فارم پر ہو کر نہیں آئیں گے ان کی خدمت میں فارم اصل آمد دوبارہ بذریعہ رجسٹری بھجوائے جائیں گے۔ جو بلا ضرورت زائد خرچ ہے اس لئے ہر حصہ آمد کے موصی کو چاہیئے کہ جو فارم اصل آمد پہلی مرتبہ ان کی خدمت میں پہنچے اسے جلد سے جلد پُر کر کے واپس ارسال فرمائیں تا کہ دوبارہ رجسٹری پر خرچ کرنا نہ پڑے۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ

اعلان برائے لجنات

چندہ سالانہ اجتماع فی ممبر کم از کم ۵۰ پیسے ہے مگر صاحب حیثیت بہنیں اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہیں۔ پہلی ششماہی میں یہ چندہ برائے نام وصول ہوا ہے ہمارے سالانہ اجتماع میں صرف ۶ ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اسلئے تمام لجنات سے درخواست ہے کہ وہ یہ چندہ ابھی سے اکٹھا کرنا شروع کر دیں تا اکتوبر تک اپنا بجٹ پورا کر سکیں۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(اسسٹنٹ سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

ھو الشافی

دانتوں کی ادویات

"ٹوتھ کیور" دانت درد کا فوری علاج ۲/-

"اینٹی پائیوریا" مسوڑھوں کی ہر خرابی کا علاج ۱۰/-

"اینٹی کیریز" دانتوں کے گھن کا علاج ۱۰/-

"اینٹی کیریز فالبہ ٹیبلٹ" بچوں کے دانتوں کیلئے ۵/-

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی ۳۵ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

ڈاکٹر حجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

ضلع جھنگ میں اہم ترقیاتی کام!

مورخہ ۱۶ رمئی کو جناب ہمایوں سیف رسول صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع جھنگ نے ایک پریس کانفرنس میں ضلع کے مختلف ترقیاتی کاموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ:-

بنیادی جمہوریتیں بنیادی جمہوری اداروں کے ممبران کے لیے ایک ہفتہ کے تربیتی کورس کا اہتمام کیا گیا یہ تربیتی پروگرام بہت کامیاب رہے۔ شہری علاقوں میں ممبران کی تربیت کے لیے ۱۶ رمئی سے تربیتی پروگرام شروع ہو چکے ہیں۔

یونین کونسلوں نے پچھلے ماہ مختلف گلی سڑکوں کی مرمت کی اور قومی صفائی کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے مؤثر سکیم شروع کی۔ اب تک دیہات کی عام صفائی اور گندگی کے ڈھیر دبانے کے لیے جگہ کا تعین کیا جا چکا ہے اس اہم قومی کام کی طرف پوری توجہ دی جا رہی ہے۔ یونین کونسلوں کے گزشتہ ماہ ۷۹۹۷/۵۰ روپے کی رقم بطور ٹیکس اکٹھی کی۔ گزشتہ ماہ مسلم خاندانی قوانین کے تحت پانچ مقدمات درج کئے گئے اور سابقہ مقدمات میں سے سات کا فیصلہ کیا گیا۔ اسی طرح مصالحتی عدالتوں کے قوانین کے تحت گیارہ مقدمات رجسٹر اور نو مقدمات کا فیصلہ کیا گیا۔

اشتمال اراضی

ضلع جھنگ میں اشتمال اراضیات کے اہم کام کو حسب خوش اسلوب سے سرانجام دیا جا رہا ہے اس کا اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارا ضلع صوبہ مغربی پاکستان کے صوبہ بھر میں دوسرے نمبر پر رہا ہے۔ اب تک ۲۹۴ دیہات میں اشتمال مکمل ہو چکا ہے ان دیہات میں قابل کاشت رقبہ ۳۲۳۰۰۵ ایکڑ اور ناقابل کاشت رقبہ ۱۷۸۹۷۶-۱ ایکڑ بنتا ہے اس طرح ان دیہات کا کل رقبہ ۵۰۱۹۸۱ ایکڑ بنتا ہے۔ آج تحصیل جھنگ کے ۲۶ چنیوٹ کے ۱۶ اور شورکوٹ کے ۱۲ دیہات میں اشتمال کا کام جاری ہے۔

خوراک کی پوزیشن بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا درآمد شدہ گندم ۶۶۸ ٹن کی مقدار میں اور باسمتی چاول ۴۰ ٹن کی مقدار میں ضلع کے مختلف مقامات پر سٹوروں میں پڑے ہوئے ہیں گندم کے نرخ ۱۲/۵۰ روپے سے ۱۵/- روپے تک ہیں منڈیوں میں نئی فصل کی آمد پر نرخوں میں بہت تیزی سے کمی آنے کی توقع ہے۔ ضلع میں فی کس ماہانہ ایک سیر باسمتی چاول بھی راشن ڈپوؤں کی وساطت سے تقسیم کئے جا رہے ہیں

تعلیم ضلع میں ۳۵ مقامات پر نئے سکولوں کے اجراء کی سفارش کی گئی ہے۔

تعمیراتی کام رورل ہیلتھ سنٹر موچی والہ کی تعمیر ۲٫۳۱٫۷۳۰۱ روپے کی لاگت سے مکمل ہو چکی ہے

ضلعی صدر مقام میں ۵۰۰۰۰۰ روپے کی لاگت سے انٹرمیڈیٹ کالج کی تعمیر کافی حد تک مکمل ہو چکی ہے۔ بقایا تعمیراتی کام فنڈ کی کمی کے باعث رکا ہوا ہے امید ہے کہ بہت جلد اس کے لیے فنڈ مہیا ہو جائیں گے۔

چنیوٹ میں ۳۰۰۰۰۰ کی لاگت سے ڈبل سیکشن ہائی سکول کی تعمیر کا کام جاری ہے۔ جھنگ۔ لالیاں روڈ پر تعمیراتی کام جاری ہے۔ گڑھ مہاراجہ سے دربار حضرت سلطان باہو تک سڑک کی تعمیر ۶٫۰۰۰ دالہ(؟) کی لاگت سے شروع ہے۔

تقاوی قرضوں کی تفصیل بتاتے ہوئے آپ نے بتایا کہ ضلع جھنگ میں ۶۶-۶۵ء تک ۱۷۵۲۵-۱۱ روپے کی رقم بطور تقاوی زمینداروں میں تقسیم کی جا چکی ہے۔ اس مقصد کے لیے ضلع کو دو لاکھ کی رقم بغرض تقسیم ملی تھی اس میں سے صرف ۲۴۷۵۰ روپے بقایا پڑے ہوئے ہیں۔ ژالہ باری اور بارشوں سے زیادہ نقصان نہیں ہوا متاثرہ علاقوں کو بطور تقاوی مدد کے لیے ایک لاکھ روپے دینے کی حکومت سے سفارش کی گئی ہے

سڑکوں کی تعمیر کے سلسلہ میں آپ نے بتایا اس ضلع میں ادل درکس پروگرام کے تحت سڑکوں کا جال بچھانے کے لئے پانچ سالہ پلان تیار کیا گیا ہے جس میں ضلع کے تمام بڑے بڑے قصبے شہروں سے مل جائیں گے۔ اور ترقی کی راہیں کھل جائیں گی۔ ان سڑکوں کی تعداد ۱۳۰ ہے ۱۷۶ میل لمبی پختہ سڑکیں تعمیر کی جائیں گی ان سڑکوں کی تعمیر پر بہت زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ آئندہ ہفتہ عشرہ میں تینوں تحصیلوں میں ان سڑکوں کی تعمیر کے متعلق ابتدائی کام شروع کیا جا رہا ہے۔

منڈی شاہ جیونہ سے بھیرہ تک نزد جھنگ سے ماچھیوال سلطان تک سڑکیں زیر تعمیر ہیں۔

لالیاں کانڈیوال روڈ۔ رجوعہ چکسا بندی روڈ۔ کوٹ خدا یار چنیوٹ روڈ منڈی شاہ جیونہ روڈ۔ شورکوٹ ڈب کلاں روڈ پر تعمیراتی کام جاری ہے جھنگ کے شہید چوک میں گزشتہ جنگ میں شہید ہونے والوں کی ایک یادگار قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

تحفّظ
کے مختلف
پہلو!

تحفظِ زندگی کے بیمہ کا صرف ایک پہلو ہے۔ لیکن پوسٹل لائف انشورنس میں بہت سے مزید فوائد بھی ہیں۔

چند اہم خصوصیات ہیں:-
★ پریمیم کی کم سے کم شرح۔
★ بونس کی شرح اونچی۔
★ ادائیگی کی آسان ماہانہ اقساط۔
★ تکمیل شدہ کلیمز کی دن کے دن ادائیگی
★ بلا طبی معائنہ کی پالیسی

پوسٹل لائف انشورنس کی
اپنے گھر بار کیلئے
بچت
اپنے وطن کیلئے

پوسٹل لائف کے ذریعہ اپنے کنبے کے لئے زیادہ سے زیادہ تحفظ فراہم کیجئے۔

پوسٹل لائف انشورنس

— ملک میں زندگی کے بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ!

NADEEM

D.F.P.

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نور اللہ مرقدہ سے عقیدت و محبت کا شاندار عملی مظاہرہ

جماعت احمدیہ لاہور کے چند مخلصین نے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے قریباً دو لاکھ روپے کے وعدے پیش کر دیئے

فاؤنڈیشن کی اہمیت پر محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کی ایمان افروز تقریر

لاہور ۱۹ رمئی۔ آج تیسرے پہر جماعت احمدیہ لاہور کے چند مخلصین کی ایک مجلس میں جب محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سابق جج ہائی کورٹ مغربی پاکستان نے یہ تحریک فرمائی کہ سیدنا حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عقیدت و محبت کا اور ان مقاصد سے جنہیں حضور نے ہمیشہ عزیز رکھا دلی وابستگی کا یہ تقاضا ہے کہ ہم فضل عمر فاؤنڈیشن میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں، تو اس مختصر سی مجلس میں شامل ہونے والے احباب نے ایک دوسرے پر سبقت لے جاتے ہوئے والہانہ اور مخلصانہ انداز میں اپنے وعدے پیش کئے۔ چنانچہ جماعت لاہور کے وعدوں کی مجموعی رقم دو لاکھ کے قریب پہنچ گئی خدا تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ آئندہ چند روز میں اس میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ کیونکہ ابھی بہت سے مقامی احباب جماعت کے وعدے اس میں شامل نہیں ہیں

اس مجلس کی کارروائی کا آغاز ساڑھے پانچ بجے شام تلاوت قرآن کریم سے کیا گیا جو کہ مقامی مربی سلسلہ جناب شیخ عبدالقادر صاحب فاضل نے کی۔ صدارت کے فرائض جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے سرانجام دیئے اس موقعہ پر محترم کرنل ڈاکٹر عطاء اللہ صاحب وائس چیئرمین فضل عمر فاؤنڈیشن اور فاؤنڈیشن کے سیکرٹری مکرم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم شیخ بشیر احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

جیسا کہ دوستوں کو علم ہے خدا تعالیٰ کا ایک بندہ نصف صدی سے زائد عرصہ تک ہماری تربیت اور راہنمائی فرماتا رہا۔ وہ ہماری زندگیوں میں عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کا موجب بنا۔ اس نے ہمارے قلوب میں اسلام اور اشاعت اسلام کی سچی تڑپ پیدا کی۔ خدا تعالیٰ کے دین کی راہ میں وہ کئی ایسے مراحل میں سے بھی گزرا جب روپیہ پیسہ بھی پاس نہ تھا اور ایک دنیا دشمنی پر تلی ہوئی تھی مگر وہ صاحب عزم وجود اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا حتیٰ کہ وہی جماعت جو ایک چھوٹی سی بستی میں انتہائی مسکینی اور غربت کی حالت میں قائم ہوئی تھی دنیا کے کناروں تک پھیل گئی۔ پہلے ہم سنا کرتے تھے کہ سلطنت برطانیہ پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا یہ سلطنت تو ہماری آنکھوں کے سامنے محدود ہونی شروع ہو گئی حتیٰ کہ آج وہ ایک بڑی حکومت بھی کہلانے کی مستحق نہیں رہی لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اس صاحب عزم وجود کی راہنمائی میں ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغرب و مشرق کے قریباً تمام اہم ممالک میں موجود ہے جس کی وجہ سے ہم بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ احمدیت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوتا۔ محترم شیخ صاحب نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ جو اس دنیا میں آتا ہے اسے آخر واپس بھی جانا پڑتا ہے اسی سنت کے ماتحت آخر ہمیں وہ دن بھی دیکھنا پڑا جب کہ وہ وجود جو ہمیں نہایت محبوب تھا۔ محبوب حقیقی سے جا ملا۔ ہاں وہ وجود ہم سے رخصت ہو گیا جو ان شخصیتوں میں سے ایک تھا جو دنیا میں کبھی کبھی آتی ہیں۔ مگر جب آتی ہیں تو ہزاروں لاکھوں کی زندگیوں میں ایک انقلاب برپا کر جاتی ہیں۔ ہمیں اس عظیم الشان وجود کی جدائی محض اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتے ہوئے برداشت کرنا پڑی۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر ہمیں واقعی اس وجود سے حقیقی محبت تھی اگر ہمیں بھی وہ مقاصد عزیز ہیں جن کی خاطر اس نے اپنی ساری زندگی وقف رکھی تو کیا آج ہم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح رنگ میں ادا کر رہے ہیں۔؟

آپ نے فرمایا فضل عمر فاؤنڈیشن حضرت فضل عمر خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یاد میں قائم کیا گیا ہے اس فاؤنڈیشن نے ہمیں ایک موقع بہم پہنچایا ہے اس محبت و عقیدت کے عملی اظہار کا جو ہمارے قلوب میں اس پاک وجود کے لئے موجزن ہے اس فنڈ میں حصہ لینا اعتراف ہوگا حضور کے ان گراں بہا احسانات کا جو حضور عمر بھر ہم میں سے ہر ایک پر کرتے رہے۔ آج امتحان ہے ہمارے خلوص کا۔ امتحان ہے اس مقصد سے ہماری وابستگی کا جس کی خاطر حضور نے اپنی زندگی وقف رکھی۔ یہ مقصد وہی تھا جس کے لیے اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا گیا۔ یعنی اسلام کی تبلیغ و اشاعت۔ اسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھی گئی ہے لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اس فنڈ میں حصہ لینے کے سلسلے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کریں آج بیشک حضرت فضل عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری ظاہری آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن واقعہ یہ ہے کہ اگر ہم حضور کے مقاصد کو پورا کرتے رہیں تو حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ زندہ ہیں اور زندہ رہیں گے۔ پس آیئے ہم اپنے نفسوں کا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں کہ ہم اپنے دعوے میں کس حد تک سچے ہیں۔ فضل عمر فاؤنڈیشن ہمارے ادعائے محبت و عقیدت کو پرکھنے کی ایک کسوٹی ہے۔ پس آیئے ہم بشاشت نفس کے ساتھ محض رضائے الٰہی کی خاطر اس میں حصہ لیں تاکہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت وسیع سے وسیع تر ہو سکے ہمیں زیادہ سے زیادہ وعدے لکھوانے چاہئیں اور پھر یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ ۳۰ رجون ۱۹۶۶ء تک ایک معقول رقم اس فنڈ میں جمع ہو جائے

محترم شیخ صاحب نے اپنی تقریر کے اختتام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ایمان افروز پیغام بھی پڑھ کر سنایا جو حضور نے اس موقع کے لئے ازراہ شفقت ارسال فرمایا تھا۔ آپ نے یہ بھی اعلان فرمایا کہ میں نے پندرہ ہزار روپے کا وعدہ کیا ہے ویسے میری نیت اس سے بھی زیادہ چندہ دینے کی ہے۔

محترم شیخ صاحب کی مؤثر تقریر اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سننے کے بعد حاضرین مجلس نے نہایت مخلصانہ رنگ میں اور والہانہ انداز میں اپنے وعدے لکھوانے شروع کئے۔ جن دوستوں نے پہلے اپنے وعدے لکھوائے ہوئے تھے انہوں نے اپنے وعدوں میں اضافے کئے چنانچہ بعد میں یہ اعلان کیا گیا کہ اس وقت تک جماعت لاہور کے وعدے قریباً دو لاکھ تک پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

واضح رہے کہ منظم رنگ میں حلقہ وار اس فنڈ میں حصہ لینے کی تحریک حال ہی میں شروع کی گئی ہے اس لئے توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لاہور کی مخلص جماعت کے وعدوں کی مجموعی رقم کہیں سے کہیں پہنچ جائے گی۔ انشاء اللہ

آخر میں مکرم سید حضرت اللہ پاشا صاحب نے حاضرین مجلس کا شکریہ ادا کیا اور حضرت خان صاحب میاں محمد یوسف صاحب نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (نمائندہ خصوصی)

دعائے مغفرت

میرے برادر حقیقی ڈاکٹر عبدالمالک خان صاحب کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد مؤرخہ ۶۶-۵-۷ کو میرپور آزاد کشمیر میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے نو بچے چھوڑے ہیں جن میں سے سات ابھی چھوٹے ہیں۔

احباب مرحوم کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے اور مرحوم کے بچوں اور دیگر لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔

عبدالرزاق خان درد
۴/۳۶ ایف سینا لائن کراچی۔ ۳

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴